شیخ الحدیث مولانا حافظ محمد اسحاق صاحب
دار العلوم تقویۃ الاسلام شیش محل روڈ۔ لاہور

الاستفتاء

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ مسماۃ ارشاد بی بی دختر سنتہ قوم وٹو کی شادی آج سے تین سال پہلے مسمی محمد عارف ولد فتح محمد قوم وٹو سے ہوئی اس عرصہ میں پہلے پہل لڑکی ایک دو دفعہ اپنے خاوند کے ہاں گئی۔ لیکن خاوند اور اس کے والدین نے اس سے اچھا سلوک نہیں کیا۔ بلکہ مارپیٹ کر گھر سے نکال دیا۔ اب وہ دو سال سے اپنے والدین کے پاس ہے۔ اس کے خاوند کو متعدد بار کہا گیا کہ اپنی بیوی کو اپنے گھر لے جاؤ اور دستور کے مطابق اس کو آباد کرو۔ اس کے گھر پنچائتیں بھی لے کر گئے۔ لیکن اس نے کسی کی بات نہیں مانی اُسے طلاق کے لئے بھی کہا گیا مگر اس نے طلاق دینے سے انکار کر دیا ہے۔ اور کہتا ہے کہ اس کو اپنے گھر آباد کروں گا اور نہ طلاق دوں گا۔ اس کی ساری عمر اسی طرح برباد کرونگا۔

اب دریافت طلب امر یہ ہے کہ لڑکی جوان ہے خاوند اس کو طلاق نہیں دیتا اور نہ ہی اپنے گھر لے جاتا ہے اس لئے وہ بڑی پریشان ہے۔ کیا قرآن وسنت کی رُو سے اس کی نجات کی کوئی صورت ہے کہ وہ دوسری شادی کر کے باعزت زندگی بسر کر سکے؟

الجواب واللہ الموفق للصواب

صورتِ مسئولہ میں واضح ہو کہ بیوی کا نان ونفقہ، لباس اور خوراک ورہائش کا انتظام خاوند پر فرض ہے جو خاوند اپنی بیوی کے حقوقِ زوجیت ادا نہیں کرتا اور خوراک ولباس اور رہائش وغیرہ سے کسی طرح اس کی خبر گیری نہیں کرتا وہ بڑا ظالم ہے اور اس کو ایسا سلوک کرنے کی شرعاً اجازت نہیں قرآنِ حکیم میں ہے:

"وعلى المولود له رزقهن وكسوتهن بالمعروف" (سورہ بقرہ)

یعنی خاوند پر دستور کے مطابق اپنی بیوی کی خوراک ولباس کا انتظام کرنا فرض ہے۔

حدیث شریف میں آیا ہے :

"ولہن علیکم رزقہن وکسوتہن بالمعروف" (صحیح مسلم بحوالہ مشکوٰۃ شریف ۲۲۵)

یعنی "دستور کے مطابق بیویوں کی خوراک و پوشاک کا انتظام خاوندوں پر فرض ہے۔"

ایک دوسری حدیث میں آیا ہے،

"تقول المرأۃ اما ان تطعمنی واما ان تطلقنی" (صحیح بخاری مع فتح الباری مطبوعہ انصاری دہلی ص ۲۲۵ جز ۲۲)

یعنی "عورت مطالبہ کر سکتی ہے کہ مجھے کھانا کھلاؤ یا مجھے طلاق دو۔"

حافظ ابن حجرؒ فتح الباری شرح صحیح بخاری میں اس حدیث کی شرح میں لکھتے ہیں۔

"استدل بہ من قال یفرق بین الرجل وامرأۃ اذا اعسر بالنفقۃ واختارت فراقہا وھو قول جمہور العلماء" (حوالہ مذکور)

یعنی "اس حدیث سے وہ لوگ دلیل پکڑتے ہیں جو کہتے ہیں کہ جب خاوند بیوی کو خرچ نہ دے اور بیوی اس سے جدا ہونا چاہے تو خاوند اور بیوی کے درمیان تفریق کر دی جائے۔ اور علماء کی اکثریت کا یہی فیصلہ ہے۔"

قرآن حکیم میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔

"فامساک بمعروف او تسریح باحسان" (سورۃ بقرۃ، پارہ ۲)

یعنی "خاوند کے لئے دو ہی راستے ہیں۔ بیوی کو دستور کے مطابق اپنے گھر آباد کرنا یا اچھے طریقے سے چھوڑ دینا۔" نیز فرمایا:

"فامسکوھن بمعروف او سرحوھن بمعروف ولا تمسکوھن ضرارا لتعتدوا ومن یفعل ذالک فقد ظلم نفسہ" (حوالہ مذکور)

یعنی "عورتوں کو دستور کے مطابق اپنے گھر آباد کر و یا دستور کے مطابق ان کو چھوڑ دو۔ تکلیف دینے کے لئے ان کو بند نہ رکھو یہ تمہاری سراسر زیادتی ہے اور جو خاوند ایسا کرے گا وہ اپنے آپ پر ظلم کرتا ہے۔"

"عن ابی ھریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم سئل عن الرجل لا یجد ما ینفق علی امرأتہ قال یفرق بینہما" (سنن دارقطنی بحوالہ فتاویٰ نذیریہ ج ۲ ص ۵۳۳)

یعنی "حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے پوچھا گیا کہ

جو آدمی اپنی بیوی کو خرچ نہ دے سکے اس کے متعلق کیا حکم ہے؟ آپؐ نے فرمایا ان دونوں کے درمیان تفریق کر دی جائے۔"

حدیث میں یہ بھی آیا ہے "عن عمر رضی اللہ عنہ انہ کتب الی امراء الاجناد فی رجال غابوا عن نسائھم ان یاخذوھم بان ینفقوا او یطلقوا فان طلقوا بعثوا بنفقۃ" (اخرجہ الشافعی ثم البیھقی باسناد حسن، بحوالہ فتاوٰی نذیریہ ج ۲ ص ۵۲۴)

یعنی "حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے زمانہ خلافت میں سپہ سالاروں کے نام ایک فرمان جاری کیا جو سپاہی فوج میں بھرتی ہیں اور اپنی بیویوں سے دور رہتے ہیں ان کو مجبور کرو کہ وہ اپنی بیویوں کو خرچ بھیجیں یا ان کو طلاق دے دیں۔ اگر طلاق دیں تو جتنا عرصہ انھوں نے خرچ نہیں بھیجا وہ خرچ بھی لازمی بھیجیں۔"

صورت مسئولہ میں واضح طور پر اور صراحت کے ساتھ مذکور ہے کہ مسمی محمد عارف نے اپنی بیوی کو دستور کے مطابق اپنے گھر آباد نہیں کیا۔ بلکہ جب وہ عورت ایک دو دفعہ ان کے گھر گئی تو اس نے اس کے ساتھ بدسلوکی کی اور زد و کوب کر کے گھر سے نکال دیا۔ اب وہ مسلسل دو سال سے والدین کے گھر ہے۔ خاوند اس کے حقوقِ زوجیت ادا نہیں کرتا نہ ہی اس کو خرچ دیتا ہے اور نہ ہی اس کو طلاق دیتا ہے۔ انفرادی طور پر اور بذریعہ پنچایت اس کو کئی بار کہا گیا ہے کہ اپنی بیوی کو اپنے گھر لے جاؤ اور دستور کے مطابق اس کو آباد کرو مگر اس نے کسی کی بات نہیں مانی اور کہتا ہے کہ نہ میں اس کو آباد کروں گا اور نہ طلاق دوں گا۔ اسی طرح اس کی ساری زندگی برباد کروں گا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مسمی محمد عارف بڑا سنگدل ہے اور اس نے ظلم کی انتہا کر دی ہے

قرآن و حدیث کی مذکورہ بالا تفصیل کی روشنی میں مسمات ارشاد بی بی شرعاً اس بات کی حقدار ہے کہ اس کے سنگدل خاوند اور اس کے درمیان تفریق کر دی جائے اور عدالتِ مجاز اس کو نکاح ثانی کی اجازت دے دے۔ تاکہ وہ شریفانہ اور باعزت زندگی بسر کر سکے۔ نیز قانون انفساخ نکاح مجریہ ۱۹۳۹ء تعزیراتِ پاکستان کی رُو سے بھی اس نکاح کو فسخ کر دینا چاہیئے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب